کوچنیل نامی کیڑے سے کشید کردہ رنگ کا حکم!

مفتی شعیب عالم، استاذ جامعہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ:

موجودہ ترقی یافتہ دور میں انسان مختلف قسم کے رنگوں کا استعمال کررہا ہے، خاص کر کھانے پینے کی بعض اشیاء، ادویات اور خواتین کے میک اپ کی اشیاء میں مختلف قسم کے رنگوں کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ رنگ مختلف ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: پھل، سبزیاں، پھول، کیڑے مکوڑے اور کیمیکلز، وغیرہ۔

ان رنگوں میں سے لال رنگ کا استعمال زمانۂ قدیم سے ہے۔ پہلے یہ رنگ مصوری میں، کپڑے اور دھاگے رنگنے میں استعمال ہوتا تھا اور آج ترقی یافتہ دور میں اسے کھانے پینے کی اشیاء اور خواتین کے میک اپ کے سامان، مثلاً لپ اسٹک وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اس لال رنگ کے حصول کا ایک ذریعہ ''کوچنیل'' نامی ایک مادہ کیڑا ہے، جس کی غذا ''کیکٹس'' نامی ایک پودہ ہے۔ یہ کیڑا لاطینی امریکہ میں پایا جاتا ہے اور دنیا کے مختلف علاقوں میں اس کی فارمنگ کی جارہی ہے۔

اس مادہ کیڑے کوچنیل سے لال رنگ حاصل کرنے کے دو طریقے رائج ہیں:

۱......کوچنیل مادہ کیڑے کو کیکٹس کے پتے سے احتیاط سے اتار کر مکمل پیس کر سفوف بنالیا جاتا ہے اور اس سفوف کو پانی یا الکحل میں ملاکر تیار کیا جاتا ہے۔

۲......اسی طرح کبھی الکحل یا پانی میں مکمل کیڑے کو اچھی طرح اُبالا جاتا ہے اور لال رنگ حاصل کیا جاتا ہے۔ مذکورہ طریقے کو سمجھنے کے لئے انٹرنیٹ کے درج ذیل ایڈریس پر موجود ویڈیو کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

Youtube video 1: http://www.you tube.
com/watch?v=jSgteZSLJ90&feature=related

Youtube video 2:http://www.youtube.com/watch?v= 9YzM1Edb6mo

سوال یہ ہے کہ:

۱..... کیا کوچنیل کیڑے سے حاصل کردہ مذکورہ رنگ پاک ہے یا نہیں؟

۲..... کیا کوچنیل کیڑے سے حاصل کردہ رنگ کا استعمال کھانے پینے میں جائز ہے؟۔

۳..... کیا کوچنیل کیڑے سے حاصل کردہ رنگ کا استعمال میک اپ کے سامان مثلاً: لپ اسٹک وغیرہ میں درست ہے یا نہیں؟۔

مستفتی: رضوان وارثی، چیئرمین ایچ آر سی، پاکستان

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

''کوچنیل''(COCHINEAL) جسے اُردو میں ''کچیلا'' یا ''کرم دانہ'' اور عربی میں ''قرمز'' کہا جاتا ہے، ایک چھوٹا سا کیڑا (insect) ہے، جو جسامت میں مکھی کے برابر ہوتا ہے اور خاص کر میکسیکو اور لاطینی امریکہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ کیڑا کیکٹس نامی پودے پر پایا جاتا ہے اور اسی سے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔

جس وصف کی بناء پر یہ کیڑا دنیا کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے اور جو خصوصیت اُسے دوسرے کیڑے مکوڑوں سے ممتاز کرتی ہے وہ اُس کا ذائقہ، لذت، غذائیت، خوب صورتی یا شفا بخش ہونا نہیں ہے، بلکہ اس کے مادہ کے پیٹ میں پائی جانے والی گہری سرخی ہے۔ اس کیڑے کا مادہ پورا کا پورا سرخی سے بھرپور ہوتا ہے، مگر خاص طور پر اس کے پیٹ میں ایسے انڈے پائے جاتے ہیں، جن میں باقی جسم کے مقابلے میں زیادہ مقدار میں گہرا سرخ رنگ ہوتا ہے۔ اسی گہرے شوخ رنگ کے حصول کے لئے مختلف خطوں میں اس کی مصنوعی افزائش بھی کی جاتی ہے۔ تقریباً ستر ہزار کیڑوں سے ایک پاؤنڈ کے برابر لال رنگ حاصل ہوتا ہے۔ ''پیرو'' اس سلسلے میں بہت آگے ہے، جو سالانہ دو سوٹن ڈائی بناتا ہے۔

مذکورہ رنگ مختلف اشیاء میں استعمال ہوتا ہے، مگر اس کا خاص استعمال کھانے کی اشیاء کو رنگنے کے لئے ہوتا ہے، تاکہ وہ دل کش، خوش رنگ اور خوش نما معلوم ہوں۔ خوردنی اشیاء کے علاوہ اس کا استعمال مشروبات، ادویات، کپڑوں اور کاسمیٹکس میں بھی ہوتا ہے۔

''cochineal قرمز، فرنگی، کرم دانہ۔'' (اسٹینڈرڈ اردو ڈکشنری، ۱۹۹)

''cochineal: ایک سرخ، قرمزی رنگ جو خصوصاً کھانے کی چیزوں کو رنگنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، کچیلا ۲۔ میکسیکو کے کیڑے قرمز dectylopius

cocus کی مادنیوں کے سوکھے جسم جن سے یہ رنگ حاصل ہوتا ہے۔“

(اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری، ص:۲۷۲، مترجم: شان الحق حقی، ط: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس)

"a bright red substance used to give colour to food".

(اوکسفرڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری، آٹھواں ایڈیشن)

کوچنیل سے اس رنگ کا حصول چند تدریجی مرحلوں میں ہوتا ہے۔سب سے پہلے اس کیڑے کو مارا جاتا ہے۔مارنے کے مختلف طریقے ہیں:

۱ ...... یا تو اسے پانی میں اُبالا جاتا ہے۔

۲ ...... یا لکڑی کے تختے نما برتن میں ہلا جلا کر مارا جاتا ہے۔

۳ ...... یا پھر اوون وغیرہ کے ذریعے اسے مصنوعی گرمائش دی جاتی ہے۔

۴ ...... یا پھر دھوپ میں ڈال دیا جاتا ہے۔

مارنے کے بعد اُسے نمی سے بچا کر خشک کیا جاتا ہے اور پھر کوٹ کر، پیس کر اور چھان کر غیر ضروری مواد کو الگ کیا جاتا ہے اور مطلوبہ اجزاء کا سفوف بنادیا جاتا ہے۔اس کے بعد اُسے چند مزید کیمیائی مراحل سے گذارا جاتا ہے۔اس طرح یہ رنگ تیار ہوجاتا ہے۔بازار میں موجود ”E120، کارمائن، کارمینک ایسڈ، نیچرل ریڈ اور کوچنیل وغیرہ اسی رنگ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کاسمیٹکس انڈسٹری اس کے لئے ”C.I.75470“ کا کوڈ استعمال کرتی ہے:

“The insects are killed by immersion in hot water (after which they are dried) or by exposure to sunlight, steam, or the heat of an oven.”

(وکی پیڈیا)

“Once all of the insects are collected, farmers pour them onto a wooden plank.For five to six minutes, the farmer will shake the beetles in a process that eventually kills the insects while retaining their dark colors. There are other ways to kill the bugs.....

(http://www.businessinsider.com/how-cochineal-insects-color-your-food-and-drinks-2012-3?op=1)

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ”کوچنیل“ کو مختلف طریقوں سے مارا جاتا ہے۔آگ سے مارنا یا جو

طریقہ آگ سے مارنے کے حکم میں ہو، اس کے ذریعے کوچنیل کو مارنا جائز نہیں ہے، کیونکہ آگ سے مارنا صرف خاصۂ خداوندی ہے۔ اور جب آگ کے علاوہ دوسری ترکیب سے اُسے مارا جاسکتا ہے تو پھر آگ سے مارنا جائز نہیں ہے۔ فقہاء نے ریشم کے کیڑوں کو دھوپ میں مارنے کی اجازت اس بناء پر دی ہے کہ انہیں مارنے کی کوئی اور تدبیر نہیں ہے۔ (بہشتی زیور، نواں حصہ، ص: ۱۰۳، طبع: میر محمد کراچی)

یہ وضاحت ضروری ہے کہ جان دار کو ''آگ میں جلانے کی ممانعت'' یا اسے ''زائد از ضرورت تکلیف دینے کی قباحت'' اسلام کی اس رحمت عامہ اور شفقت تامہ کی بناء پر ہے جس کا اثر حیوانات، نباتات اور جمادات سب تک پہنچا ہوا ہے اور جس سے ہر مخلوق اپنے اپنے دائرے میں اپنی نوعیت اور مقام و مرتبے کے مطابق فیض یاب ہورہی ہے۔ انسان کو بھی ترغیب ہے کہ وہ اپنے اندر اخلاق الٰہی پیدا کرتے ہوئے خدا کی مخلوق کے ساتھ رحم اور شفقت کا معاملہ کرے۔ تاہم اگر انسان سنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جان دار کو آگ میں جلاتا ہے یا اسے غیر ضروری تکلیف دیتا ہے تو اس کا فعل گناہ ہے، اور اس کا عمل اس کے منصب کے تقاضوں کے منافی ہے، مگر اس سے جان دار کے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ہے۔ اگر وہ حلال ہے تو حلال ہی رہتا ہے اور اگر حرام ہے تو حرام ہی رہتا ہے۔ اس لئے کوچنیل کو آگ میں جلانے کا عمل تو برا ہے، مگر اس سے کوچنیل کی حلت وحرمت پر یا طہارت ونجاست پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

علاوہ ازیں: اس فعل کی مرتکب غیر مسلم قومیں ہیں، جنہیں اسلام کے تصورِ حقوق کی وسعت اور ہمہ گیریت سے تو آگاہ کیا جاسکتا ہے اور انہیں حیوانات کے حقوق کے متعلق ان کے نعرے اور دعوے تو یاد دلائے جاسکتے ہیں، مگر اُنہیں کسی خاص طریقہ کار کا پابند نہیں بنایا جاسکتا۔

حاصل یہ ہے کہ آگ میں مارنے یا نہ مارنے کا سوال مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے غیر اہم ہے۔ تاہم جس صورت میں ''کوچنیل'' میں الکحل ملایا گیا ہو، اس صورت میں یہ سنجیدہ اور اہمیت کا حامل سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس پروڈکٹ میں کوچنیل ہو اور کوچنیل میں الکحل ہو، وہ پاک ہے یا ناپاک ہے، حلال ہے یا حرام ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے وقت کوچنیل تو پس پردہ چلا جاتا ہے اور الکحل موضوع بحث بن جاتا ہے کہ وہ کس ذریعے سے حاصل کیا گیا ہے؟

اگر الکحل انگور یا کھجور سے کشید کیا گیا ہو تو تینوں حنفی اماموں کے نزدیک اس کا خوردنی استعمال حرام ہے، اور اگر کسی اور ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو تو شیخینؒ کے نزدیک اس کا بیرونی استعمال جائز ہے، مگر امام محمدؒ کے نزدیک اس کا بیرونی استعمال بھی ناجائز ہے۔ اکثریت کا قول اور مفتی بہ قول امام محمدؒ کا ہے، اس لئے جس پروڈکٹ میں الکحل ملا ہوا کوچنیل استعمال کیا گیا ہو، اس کا خارجی استعمال بھی ناجائز ہوگا۔

اگر چہ ضرورت اور تنگی کے موقع پر شیخینؒ کے مذہب کو اختیار کرنے کی گنجائش ہے اور مشائخ نے ایسے موقعوں پر ان کے مذہب پر فتوی بھی دیا ہے، مگر اس سہولت سے فائدہ اٹھانا اس وقت مناسب ہوگا جب لال رنگ ہماری ضرورت ہو اور لال رنگ کی ضرورت الکحل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو اس رنگ کی تیاری میں الکحل کا استعمال ناگزیر ہو، اور دوسری طرف یہ رنگ ہماری ضرورت اور مجبوری ہو، اور ہماری مجبوری کو دیکھتے ہوئے شریعت اپنے حکم میں نرمی پیدا کر کے اسے ہمارے لئے مباح کر دے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ نہ تو اس رنگ کا حصول الکحل پر منحصر ہے (جیسا کہ شروع میں گذرا) اور نہ خود یہ رنگ دوا یا غذا کا ناگزیر جزو ہے اور نہ ہم کسی رنگ کے اس قدر محتاج ہیں کہ ہمارا احتیاج شرعی ضرورت کا درجہ اختیار کر لے۔ اگر اس رنگ کی تیاری میں کسی بھی مرحلے میں الکحل کا استعمال نہ ہو تو پھر اس کا بیرونی استعمال تو جائز ہوگا، مگر خوردنی استعمال پھر بھی ناجائز رہے گا، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اشیاء کی چند قسمیں ہیں:

۱:...... جمادات ۔۲:...... نباتات ۔۳:...... مائعات ۔۴:...... حیوانات

حیوانات پھر دو قسموں میں تقسیم کئے جاتے ہیں:

۱:...... بحری ۔۲:...... بری۔

بری جانوروں کی پھر تین بڑی بڑی قسمیں ہیں:

۱:...... جن میں بہتا ہوا خون ہو۔۲:...... جن میں خون تو ہو لیکن بہنے والا نہ ہو۔

۳:...... اور جن میں سرے سے خون ہی نہ ہو۔

"وأما الذی یعیش فی البر فأنواع ثلثة: مالیس له دم أصلا، وما لیس له دم سائل... وما له دم سائل..."۔

(ہندیة: الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان، ص:۲۸۹، ج:۵، ط: کوئٹہ)

کوچنیل ایک کیڑا ہے جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا ہے، اس لئے اس کا تعلق اس دوسری قسم سے ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں:

''حشرات کو غیر ذی دم مسفوح مانا گیا ہے''۔ (بہشتی زیور، نواں حصہ، ص:۱۰۶)

کوچنیل کی نوعیت متعین ہونے کے بعد اب اس کے متعلق دو سوالات حل طلب ہیں:

۱:...... کیا ''کوچنیل'' پاک ہے؟ ۲:...... کیا ''کوچنیل'' حلال ہے؟

طہارت اور حلت کے عنوان سے دو الگ سوالات اس لئے قائم کئے گئے ہیں کہ دونوں ہم معنیٰ تعبیریں اور مترادف اصطلاحات نہیں ہیں۔ ممکن ہے بلکہ امر واقعہ ہے کہ بعض جانور پاک تو ہوتے ہیں، مگر حلال نہیں ہوتے ہیں، جیسا کہ پانی میں رہنے والے جانوروں کا حال ہے کہ وہ پاک

تو ہیں، مگر سب کے سب حلال نہیں ہیں۔ کوچنیل بھی پاک ہے، کیونکہ اس میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا ہے، مگر حرام بھی ہے، کیونکہ اس میں ''خبث'' کی علت پائی جاتی ہے۔ گویا ایک علت سے کوچنیل پاک ہے اور دوسری علت سے حرام ہے۔ پاک ہونے کی وجہ سے اگر یہ کیڑا پانی میں گر جائے یا گر کر مر جائے تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس کا جسم پر بیرونی استعمال بھی جائز ہے، مگر خبث کی وجہ سے یہ کیڑا حرام ہے اور اس کا کھانا جائز نہیں۔

فتاویٰ رحیمیہ میں ایک ایسا فتوی درج ہے جو لگتا ہے کہ کوچنیل ہی کے متعلق ہے، صرف نام کی صراحت نہیں ہے:

سوال: یہاں دکانوں میں لال شربت ملتا ہے، اس کے اندر جو سرخی اور لالی ہوتی ہے وہ ایک قسم کی مکھی سے کشید کی جاتی ہے۔ اس مکھی کو پیس کر یا کسی اور طریقہ سے سرخی کشید کرتے ہیں اور اس کو شربت میں ملاتے ہیں تو اس شربت کا پینا کیسا ہے؟

الجواب: ''مکھی اور چیونٹی میں دم سائل نہیں ہے، اس لئے پاک ہے، مگر کھانا حلال نہیں، خارجی استعمال درست ہے، داخلی استعمال درست نہیں، لہٰذا اس کا کوئی جزء شربت میں پڑتا ہو تو اس کا استعمال جائز نہ ہوگا۔'' (کتاب الحظر والاباحۃ، باب مایجوز أکلہ ومالا یجوز، ص:۱۳۸، ج:۹، ط: دار الاشاعت)

بہشتی زیور میں بھی یہی بات کہی گئی ہے:

''کیڑے مکوڑے اور خشکی کے جملہ وہ جانور جن میں دم سائل نہ ہو، پاک ہیں، جیسے حشرات الارض بچھو، تیتے، چھوٹی چھپکلی جس میں دم سائل نہ ہو، چھوٹا سانپ جس میں دم سائل نہ ہو، خارجاً ان کا استعمال ہر طرح درست ہے اور داخلاً سب حرام ہیں، سوائے ٹڈی کے۔''

(بہشتی زیور، نواں حصہ، ص۱۰۴ ط: میر محمد کتب خانہ)

عربی فتاویٰ جات میں بھی حشرات کو پاک لکھا ہے اور ان کے کھانے کو حرام کہا گیا ہے:

''واعلم أن كل مالا يفسد ماء لا يفسد غير الماء وهو الأصح كذا في المحيط والتحفة والأشبه بالفقه كذا في البدائع، لكن يحرم أكل هذه الحيوانات المذكورة، وما عدى السمک الغير الطافي لفساد الغزاء وخبثه متفسخاأو غيره وقدمناه عن التجنيس''.

(البحر الرائق: کتاب الطہارۃ، ص:۱۶۴ ج:۱، ط: مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

(ويكره أكل الضبع... والحشرات كلها) والظاهر أن الحشرات كلها من الخبائث. (فتح القدیر: کتاب الذبائح، فصل فیما یحل أکلہ ومالا یحل، ص:۵۱۱، ۵۱۳، ج:۹ ط: دار الکتب العلمیۃ)

''وموت ما ليس له نفس سائلةفي الماء لاينجسه كالبق والذباب

والزنابير والعقارب ونحوها".

(الھندیۃ: الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی ص:۲۴ ج:۱، ط: کوئٹہ)

"...وما ليس له دم سائل كالبق والذباب)لأن النجس هو الدم المسفوح". (السعایۃ، کتاب الطہارۃ ص:۳۵۴، ۳۵۶، ج:۱، ط: سہیل اکیڈمی)

"وكذلك ماليس له دم سائل مثل الحية والوزغ وسام أبرص وجميع حشرات الأرض وهوامّ الأرض من الفارة والقراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها". (بدائع: الذبائح والصید، ص:۳۶، ج:۵، ط: مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

"فما لا دم له أصلا مثل الجراد والزنبور والذباب والعنكبوت والخنفساء والعقرب والببغاء ونحوها لا يحل أكله إلا الجراد خاصة".

(ہندیۃ: الباب الثانی فی بیان ما یؤکل من الحیوان، ص:۲۸۹، ج:۵، کوئٹہ)

کیڑے طبعی طور پر مرغوب نہیں ہوتے ہیں، سلیم طبیعتوں کو ان کے کھانے سے گھن آتی ہے۔ جن چیزوں سے ذوقِ سلیم اور طبعِ مستقیم کو کراہت محسوس ہو، وہ شرعاً بھی ناجائز ہوتی ہیں۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں ہے:

"ضبط أهل الفقه حرمة التناول إما بالإسكار كالبنج وإما بالإضرار بالبدن كالتراب والترياق أو بالإستقذار كالمخاط والبزاق وهذا كله فيما كان طاهراً". (ص:۳۶۳، ج:۲، ط: المکتبۃ الحبیبیۃ)

"ولايحل ذوناب يصيد بنابه ...ولاالحشرات)هي صغار دواب الأرض واحدها حشرة... ثم قال: والخبيث ما تستخبثه الطباع السليمة...وتحته في الرد: قال في معراج الدراية: أجمع العلماء على أن المستخبث حرام بالنص وهو قوله تعالى: ويحرم عليهم الخبائث...".

(ردالمحتار، کتاب الذبائح ص:۳۰۵، ۳۰۶، ج:۶، ط: ایچ ایم سعید)

"وحل غراب الزرع ...لا الأبقع...والحشرات...يعني هذه الأشياء لاتوكل...والحشرات فلأنها من الخبائث وقد قال تعالىٰ: ويحرم عليهم الخبائث...". (البحر الرائق، کتاب الذبائح ص:۱۷۲، ج:۸، ط: رشیدیہ)

یہی مضمون ''بہشتی زیور'' میں بھی ہے:

''جاننا چاہئے کہ شریعت مطہرہ میں استعمال کے منع ہونے کی وجہیں چار ہیں: نجاست... مضر ہونا... استخباث، یعنی طبیعت سلیمہ کا اس سے گھن کرنا، جیسے کیڑے مکوڑوں میں، اور نشہ لانا''۔ (بہشتی زیور، نواں حصہ، ص:۹۸، میر محمد کتب خانہ)

مذکورہ بالا عبارت سے کچھ پہلے ایک دوسرے مقام پر ہے:

''...اسی طرح سرکہ کو مع کیڑوں کے کھانا یا کسی معجون وغیرہ کو جس میں کیڑے پڑ گئے ہوں، مع کیڑوں کے یا مٹھائی کو مع چیونٹیوں کے کھانا درست نہیں اور کیڑے نکال کر درست ہے۔''

(بہشتی زیور، نواں حصہ، ص:۱۰۴)

فتاویٰ مظاہر العلوم میں ہے:

''مکھی غیر ذی دم مسفوح ہے، لہٰذا جب سالن میں گر جاتی ہے تو اس کے مرنے سے سالن ناپاک نہیں ہوتا۔ لہذا اس سالن کا کھانا شرعاً جائز قرار پایا، اور چونکہ مکھی منجملہ خبائث کے ہے اور تمام خبائث کا کھانا حرام ہے، لہٰذا مکھی کا کھانا اور کھلانا حرام ہوگا۔

(کتاب الحظر والإباحة، باب الأکل والشرب، ص:۲۹۸، ج:۱، ط:مکتبۃ الشیخ)

اگر چہ کھانے پینے کی اشیاء میں اس رنگ کا استعمال اب عام ہے، مگر اس کی بڑی وجہ اس رنگ کی اصلیت سے لوگوں کی بے خبری اور ناواقفیت ہے۔ جن لوگوں کو اس کی حقیقت اور حکم معلوم ہوگیا ہے، انہوں نے احتیاط برتنا بھی شروع کردی ہے۔ مغربی دنیا اگر دانستہ اس کا استعمال کررہی ہے تو ان کی طبائع کا اعتبار ہے اور نہ ہی ان کا عمل ہمارے لئے حجت ہے۔ مسلمانوں میں سے بھی جن لوگوں نے لذتِ کام ودہن کو مقصد زندگی بنالیا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہر حد کو عبور اور ہر رکاوٹ کو پھلانگتے ہیں تو پھر غیروں سے کیا گلہ؟ کس بات کا شکوہ؟ ایسے لوگوں کے متعلق بس یہی کہا جاسکتا ہے:

"ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ". (الآية)

ترجمہ:۔''چھوڑ دے ان کو کھالیں اور برت لیں اور امید میں لگے رہیں، سو آئندہ معلوم کرلیں گے''۔

خبث کے علاوہ کوچنیل میں ایک اور وجہ بھی حرمت کی پائی جارہی ہے۔ پیچھے گذر چکا ہے کہ حشرات میں دم غیر مسفوح ہوتا ہے اور دم غیر مسفوح پاک تو ہے، مگر اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ بہشتی زیور میں ہے:

''مذبوح جانور کی گردن میں موضع ذبح پر جو خون لگا ہوتا ہے وہ دم مسفوح ہے، بلا دھوئے اور خون چھوٹے طہارت نہیں ہوسکتی۔ ہاں جو خون رگوں کے اندر یا جلد وغیرہ میں رہ جاتا ہے وہ غیر مسفوح ہے اور دفعاً للحرج کھانے میں بھی مضائقہ نہیں اور سوائے اس کے اور خون غیر مسفوح پاک تو ضرور ہیں، مگر داخلاً جائز نہیں، جیسے کوئی کھٹمل کا خون کھانا چاہے۔''

(بہشتی زیور، نواں حصہ، ص:۱۰۶، میر محمد کتب خانہ)

''خبث'' اور ''دم غیر سائل'' کے علاوہ مذکورہ رنگ میں ''مضرت'' کا پہلو بھی پایا جاتا

ہے۔ ایسے واقعات سامنے آئے ہیں جن میں مذکورہ رنگ کے استعمال سے لوگ الرجی اور دمہ کا شکار ہوئے ہیں۔ برطانیہ کی (HASCG) نامی تنظیم بچوں کے لئے اس رنگ کے استعمال کو منع کرتی ہے:

"Important E-Numbers to Avoid:

Some countries have displayed a more responsible attitude and, as you will see from the lists below, have banned certain substances.....Any substance marked with * means that it is derived from animals (mostly pigs) and should be avoided if a child has pork allergies.

Colourant E numbers banned in some countries:

..., E120* Cochineal, red colour, ..."

(http://www.safekids.co.uk/enumberstoavoid.html)

"E120 Cochineal, Carminic acid, Carmines

Red colour; made from insects; rarely used; the HASCG recommends to avoid it, especially hyperactives, rhinitis sufferers, urticaria, asthmatics and aspirin cause of allergic reactions. Typical products includealcoholic beverages, dyed cheeses, puddings, icings, sweets, sauces, fizzy drinks, cakes, soups and pie fillings. Banned in USA." (http://mbm.net.au/health/100-181.htm)

The World Health Organisation has found that cochineal extract may cause asthma in some people. Others may see an allergic reaction.

(http://www.dailymail.co.uk/femail/article-2120796 /Starbucks-admits-Strawberry-Frappuccino -contains-crushed-bugs.html)

اگرچہ دمہ اور الرجی کا باعث بننے سے مذکورہ رنگ کا ''ضرررساں'' ہونا ثابت ہوتا ہے، مگر ایسے واقعات تعداد میں کم ہیں، اس لئے ان سے صرفِ نظر کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اگر مضرت کے

پہلو سے صرفِ نظر کرلیا جائے تو قانون ''سدّ باب'' کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے، کیوں کہ کیڑے مکوڑے ایسی مخلوق ہیں جن کی انواع دیگر جان داروں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں۔ اس وقت لاکھوں کی تعداد میں کیڑوں کی انواع دریافت ہوچکی ہیں، جن میں سے ہزار بارہ سو کے قریب کیڑوں سے غذائیت بھی حاصل کی جارہی ہے۔ ''کوچنیل'' کو جائز کہنے کا مطلب ان سب کو ''سند حلت'' عطا کرنا ہے، کیونکہ جس بنیاد پر کوچنیل کو جائز کہا جائے گا، وہ بنیاد ان دوسرے کیڑوں میں بھی پائی جارہی ہے، بلکہ یہ دوسرے کیڑے خوراک کا ذریعہ ہونے کی بناء پر کوچنیل سے زیادہ حلت کا استحقاق رکھتے ہیں۔ کوچنیل تو نہ دوا ہے، نہ غذا ہے بلکہ صرف رنگ کے حصول کا ذریعہ ہے۔

کوچنیل کی حلت کی سب سے مضبوط دلیل یہ ہوسکتی ہے کہ ''اب اس کا استعمال عام ہے اور اس سے احتراز بہت مشکل ہے'' مگر صرف اس قدر کافی نہیں ہے، ساتھ یہ ثابت کرنا بھی ضروری ہے کہ ''جن اشیاء میں یہ رنگ استعمال ہوتا ہے، وہ ہمارے معاشرے کی ضرورت ہیں۔'' وجہ یہ ہے کہ جو چیز معاشرے کی ضرورت ہو، اسے حرام کہنے سے لوگ سخت تنگی میں پڑ جاتے ہیں، ایسے موقع پر اہل علم کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ غور کریں کہ:

۱ ...... واقعی ضرورت ایک حقیقی ضرورت ہے؟۔

۲ ...... اور اس کا کوئی جائز متبادل موجود ہے یا نہیں؟۔

واقعہ یہ ہے کہ رنگ بہ حیثیت رنگ ہونے کے کوئی شرعی ضرورت نہیں ہے۔ شاید ہی کوئی انسان کسی کالے پیلے یا سرخ نیلے کا محتاج ہو۔ اور اگر واقعتاً کوئی رنگ ہماری ضرورت ہو تو پہلے جائز طریقے سے ضرورت پوری کرنی کوشش کی جائے گی۔ کوچنیل کا جائز متبادل موجود ہے۔ سرخ رنگ چقندر اور انگور وغیرہ کئی اشیاء سے کشید کیا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوچنیل میں تیز سرخی ہوتی ہے۔ مگر اس تیزی کا فائدہ کیا ہے؟ یہی کہ اس سے پروڈکٹ خوش رنگ اور خوش نما معلوم ہوتا ہے اور انسان کے جمالیاتی ذوق کی تسکین ہوتی ہے۔ مگر حسِ لطیف کی تسکین، نظر کی عشرت اور باصرہ کی لذت کوئی شرعی ضرورت ہے؟ یقیناً جواب نفی میں ہے۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سوالات کا مختصر جواب یہ ہے کہ:

۱ ...... کوچنیل سے حاصل کردہ رنگ پاک ہے۔

۲ ...... کھانے پینے میں کوچنیل کا استعمال ناجائز ہے۔

۳ ...... میک اپ کے سامان میں کوچنیل کا استعمال جائز ہے۔